خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 8۔دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 280 | اتوار 26 رجب۔1417ھ 8فتح 1375ہش 8دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی راہ میں صبرو استقلال اور وفاداری سے چلنا چاہئے

ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اس کے راستے میں صبرو استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کرلیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرلیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔

آنانکہ عارف تراند ترساں تر

کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم ہے۔ پس چاہئے کہ ان باتوں پر غور کرو اور ان کو یاد رکھو اور عمل کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 612)

علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ موحد اور خدا پرست قوم تھی۔ انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر ھوالشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 613)

بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ اس سے بچو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہم نے تو دنیا کے لئے پیدا ہونے والی جنت کی طرف بلانا ہے۔ یہ آسمانی جنت ہے جس نے دنیا کے حالات تبدیل کرنے ہیں۔ اور یہ جنت اپنے معاشرے میں پیدا کئے بغیر ہم کیسے کسی کو بلا سکتے ہیں۔ اس لئے بحثوں کے بھی کچھ وقت ہوتے ہیں۔ اختلافات کو دلیلوں سے حل کرنے کے بھی کچھ موسم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن آج کل کا جو دور ہے اس میں سب سے زیادہ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے ایک ایسا حسین معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کریں کہ وہ دیکھیں اور انہیں محسوس ہو کہ جنت ہے تو یہاں آؤں۔ اور اس میں آئے بغیر انہیں تسکین نہ ہو۔ انہیں امن میسر نہ آئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو محض کوئی فرضی اوپر کے دائرے میں دوڑنے پھرنے والی باتیں نہیں ہیں یہ روزمرہ کی زندگی میں ہر گھر میں ہونے والی باتیں ہیں جن کے متعلق میں آپ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ ایسی باتیں ہیں جن کا نہ بڑے شہروں سے تعلق ہے نہ تعلیم یافتہ سوسائٹی سے

باقی صفحہ 7 پر

تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان متوجہ ہوں

○ وقف جدید کے تحت معلمین کی دو سالہ کلاس نئے سال میں شروع ہوگی۔

میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ 31 دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ سند کی فوٹو کاپی لف کریں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

اعزازات

○ ربوہ کے ایک ہونہار احمدی نوجوان عزیز مکرم منور لقمان ابن مکرم یوسف ناصر صاحب کارکن تحریک جدید نے امسال 1996ء میں پاکستان کی سطح پر ہونے والے تیراکی کے اہم ٹورنامنٹس میں نمایاں اعزازات حاصل کئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی انہوں نے تحصیل، ضلع، ڈویژن، صوبوں اور پاکستان کے نیشنل سطح کے مقابلہ جات میں بھی نمایاں پوزیشنز حاصل کیں، آجکل عزیز پاکستان واپڈا کی طرف سے نمائندگی کرتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ منور لقمان نے سوئمنگ کا آغاز ربوہ سوئمنگ پول سے کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان کے لیول کے تیراک بن گئے احباب جماعت سے ان کی مزید ترقیات اور نمایاں کامیابیوں کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عطیہ ارشد صاحبہ بنت مکرم محمد ارشد صاحب گوندل آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرم مبشر احمد صاحب گھمن گلبرگ لاہور سے دو لاکھ روپے حق مہر پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا نے بیت مبارک سرگودھا میں بعد از ظہر مورخہ 14-11-96 کو پڑھا عزیزہ عطیہ ارشد مکرم میاں خدا بخش صاحب گوندل (رفیق حضرت بانی سلسلہ) آف کوٹ مومن کی پڑپوتی، مکرم میاں رشید احمد صاحب گوندل کی پوتی اور چوہدری محمد حیات صاحب مانگٹ آف مانگٹ اونچا کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپ 50 پیسے

8- فتح 1375 ھش　　8 - دسمبر 1996ء

سچ اور جھوٹ کا موازنہ

سچ اور جھوٹ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارا نہیں ہوتا۔ یہ ایک بے ہودہ گوئی ہے۔ اور سچ سے گذارا نہیں ہو سکتا پھر جھوٹ سے ہرگز گذارا نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گذارا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست ہی کو سمجھتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست سے وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے"۔

جھوٹ انسان بولتا اس لئے ہے کہ وہ کسی مشکل میں نہ پھنس جائے۔ اسے کوئی نقصان نہ ہو جائے۔ اسے کوئی سزا نہ مل جائے کسی دوسرے شخص کو گمراہ کر سکے اور ایسی ہی کئی اور باتیں ہیں جن کے پیش نظر انسان جھوٹ بولتا ہے اس سلسلے میں پہلی بات تو یاد رکھنے والی یہ ہے کہ جھوٹ بول کر انسان اپنی قوت ارادی کو کم کر لیتا ہے۔ اور یہ قوت ارادی کم ہوتے ہوتے اسے بزدل بنا دیتی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ بزدل اور بہادر آدمی میں کیا فرق ہے۔ بہادر آدمی بڑی سے بڑی مشکل کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ گھبراتا نہیں بلکہ اپنے دل کو مضبوط سے مضبوط تر پاتا ہے۔ اور بزدل آدمی ذرا سی بات پر ٹھٹھک جاتا ہے رک جاتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اسے کپکپی چھڑ جاتی ہے۔ اگر صرف اسی ایک بات کو لیا جائے تو کون چاہے گا کہ بزدل ہو۔ اور بہادر نہ بنے۔ ہر شخص بزدلی سے ڈرتا بھی ہے اور یہ بھی نہیں سوچتا کہ وہ بزدل ہے کہ نہیں۔ اگر جھوٹ بولتا ہے تو یقیناً بزدل ہے۔ وہ کسی مشکل کا سامنا نہیں کر سکتا۔ وہ کسی نقصان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ حسد کرتا ہوا کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ان تمام باتوں کے ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو بزدل اس لئے نہیں سمجھتا کہ اس کا دل مان نہیں سکتا کہ بزدل ہونا اچھی بات ہے۔ وہ بزدل ہوتا بھی ہے اور اس بات کو مانتا بھی نہیں۔ یہ بھی اس کی بزدلی میں اضافہ کرتا ہے۔

پس پہلی بات تو جھوٹ کے خلاف یہ کہی جا سکتی ہے کہ وہ انسان کو بزدل بنا دیتا ہے وہ ہمت ہارنے لگتا ہے اور یہ ناکامیوں کی ایک بہت بڑی وجہ بن جاتی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جھوٹ بول کر انسان فوری طور پر اپنا کام تو نکال سکتا ہے لیکن کام نکل گیا اور انسان بزدل ہو کر رہ گیا اب ان دونوں باتوں کو اگر ترازو کے دو پلڑوں میں رکھا جائے تو یہ سمجھ لینا مشکل نہ ہوگا کہ وہ بہت گھاٹے میں رہا۔ جو کام اس کا ہو گیا ہے اس کی اتنی اہمیت نہیں جتنی اسے بزدل بنانے والی بات اہم ہے۔ جتنی بزدلی اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اگر انسان سچ بولے تو ہو سکتا ہے وہ کسی مشکل میں پھنس جائے۔ ہو سکتا ہے اسے سزا مل جائے۔ لیکن مشکل میں پھنسنا اور سزا کا ملنا اس کے دل کی بہادری کو اور بڑھا دے گا۔ اسے یہ تجربہ ہو جائے گا کہ مشکل کیا ہوتی ہے۔ سزا کیسے ملتی ہے اور کس طرح یہ دونوں باتیں عارضی ہوتی ہیں اور بہت چھوٹی۔

پس سچ بول کر گذارا کرنا ہی بہادری کی زندگی ہے۔ جھوٹ بول کر کام نکلوا لینا بزدلی کا دوسرا نام ہے۔ اور جھوٹ بولنے والا خدا تعالیٰ سے بھی دور جا پڑتا ہے وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ کامیابی اور ناکامی تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر جھوٹ بول کر بھی وہ ناکام رہا تو کیا ہوگا۔ یہ تو اس کے لئے بہت بری بات ہوگی۔ جھوٹ بھی بولا۔ خدا تعالیٰ کو ناراض بھی کیا اور کام بھی نہ نکلا۔ لیکن اگر سچ بول کر اس کا کام نہ بن سکے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضاء پر راضی رہتا ہوا خوش ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں۔ اب کام نہیں بنا تو پھر بن جائے گا۔ پس جھوٹ بولنے والا خدا تعالیٰ سے بھی دور جا پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کو جھوٹ کر بول کر ناراض کرتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی اس قدرت کا انکاری ہو جاتا ہے کہ نتائج خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ جھوٹ بولتے بولتے وہ زیادہ بزدل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی درست ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑتے چھوڑتے جھوٹ کو اپنا معبود بنا لیتا ہے اور جھوٹ کو خدا تعالیٰ نے بتوں کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ بتوں سے چاہے کوئی ہی تصور پیدا کیا جائے بت از خود اپنے آپ میں اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ کسی کا کام کر سکیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بتوں سے کام تو نہیں لیتے صرف خدا تعالیٰ کا تصور اپنے دل میں جمانے کے لئے بتوں کی طرف دیکھتے ہیں یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے اس کا تصور ایک بت کے ذریعے جو اپنی ناک پر سے مکھی بھی نہیں ہٹا سکتا کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں میں تو اتنا بعد ہے کہ بعد المشرقین سے بھی زیادہ۔

پس یہ ہرگز درست نہیں ہے کہ انسان بتوں کو معبود بنا لے اور پھر یہ سمجھے کہ اس کے کام ہوتے چلے جائیں گے۔ جھوٹ بولے اور سمجھے کہ اس کے راستے کی مشکلیں دور ہوتی چلی جائیں گی۔ وہ یہ نہیں جانتا یا یہ نہیں سمجھتا کہ جھوٹ اس کے لئے مشکلوں پر مشکلیں پیش کرتے چلے جائیں گے۔ آہستہ آہستہ اس کے اعتماد کو ایسی ٹھیس لگے گی کہ کوئی شخص اس کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

وہ جو ایک کہانی ہے شیر آیا شیر آیا دوڑنا بچہ جھوٹ بولتا رہا حتیٰ کہ لوگوں کے دلوں سے اس بات پر اعتماد اٹھ گیا کہ وہ سچ بھی کہہ سکتا ہے اور پھر ایک دن واقعی شیر آگیا۔ جب بچے نے شور مچایا کہ شیر آگیا شیر آگیا دوڑنا تو کوئی شخص بھی اس کی طرف نہ لپکا۔ اس لئے کہ کسی کو اس پر اعتبار ہی نہیں تھا۔ کہ وہ سچ بات بھی کہہ سکتا ہے۔

پس جھوٹ کا ایک یہ بھی نقصان ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے ایسا کہ انسان کی شخصیت کو مسخ کر کے رکھ دیتا ہے کہ اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے لوگ اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ خدا کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھ سکیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے کبھی بھی ہرگز ہرگز جھوٹ نہ بولنے پائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں۔ چاہے حالات کیسے ہی ہوں۔ اور چاہے نتائج بھی ہمارے حق میں نہ نکلیں لیکن یہ ایک عارضی بات ہے۔ سچ ہمیشہ انسان کو نفع پہنچاتا ہے۔ سچ خدا تعالیٰ میں ایمان کو بڑھاتا ہے۔

پس ہمیں حضرت صاحب کے ارشاد کو پوری طرح سمجھ کر اپنی زندگی کا لازمہ بنا لینا چاہئے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

واضح رہے کہ کلام الہی کی تعلیم کی رو سے تین عالم ثابت ہوتے ہیں۔

اول دنیا جس کا نام عالم کسب اور نشاۃ اولیٰ ہے اسی دنیا میں انسان اکتساب نیکی کا یا بدی کا کرتا ہے۔ اور اگرچہ عالم بعث میں نیکیوں کے واسطے ترقیات ہیں مگر وہ محض خدا کے فضل سے ہیں۔ انسان کے کسب کا ان میں دخل نہیں۔

اور دوسرے عالم کا نام برزخ ہے اصل میں لفظ برزخ لغت عرب میں اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو دو چیزوں کے درمیان واقع ہو۔ سو چونکہ یہ زمانہ عالم بعث اور عالم نشاہ اولیٰ میں واقع ہے اس لئے اس کا نام برزخ ہے۔ لیکن یہ لفظ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا کی بنا پڑی عالم درمیانی پر بولا گیا ہے۔ اس لئے اس لفظ میں عالم درمیانی کے وجود پر ایک عظیم الشان شہادت مخفی ہے۔

برزخ کی حالت وہ حالت ہے کہ جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پذیر ہو جاتی ہے اور روح الگ اور جسم الگ ہو جاتا ہے...... گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے۔ مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔ وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیساکہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔ گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔ ایسا ہی خدا کے کلام میں بار بار ذکر آیا ہے اور بعض جسم نورانی اور بعض ظلمانی قرار دئے ہیں جو اعمال کی روشنی یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ راز ایک نہایت دقیق راز ہے مگر غیر معقول نہیں۔ انسان کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کیفیت جسم کے علاوہ پا سکتا ہے۔ اور عالم مکاشفات میں اس کی بہت سی مثالیں ہیں اگرچہ ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے جو صرف ایک موٹی عقل کی حد تک ٹھہرا ہوا ہے۔ لیکن جن کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے بلکہ اس مضمون سے لذت اٹھائیں گے۔

غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے یہی عالم برزخ میں نیک و بد کی جزا کا موجب ہو جاتا میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔ غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں۔ اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیساکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے۔ خواہ نورانی۔ خواہ ظلمانی۔ انسان کی یہ غلطی ہوگی اگر وہ ان نہایت باریک معارف کو صرف عقل کے ذریعے سے ثابت کرنا چاہے۔ بلکہ جاننا چاہئے کہ جیساکہ آنکھ شیریں چیز کا مزا نہیں بتلا سکتی اور نہ زبان کسی چیز کو دیکھ سکتی ہے ایسا ہی وہ علوم معاد جو پاک مکاشفات سے حاصل ہو سکتے ہیں صرف عقل کے ذریعہ سے ان کا عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ خدائے تعالیٰ نے اس دنیا میں مجہولات کے جاننے کے لئے علیحدہ علیحدہ وسائل رکھے ہیں پس ہر ایک چیز کو اسی کے وسیلہ کے ذریعہ ڈھونڈو تب اسے پالوگے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

میں ایک دفعہ حضرت امام جماعت الاول کی زندگی میں باہر شکار کے لئے گیا۔ جس گاؤں میں ہم گئے وہاں نمبردار ہم سے ملنے کے لئے آیا۔ اور اس نے ہمیں چائے بھی پلائی۔ اس کے پاس سو ایکڑ زمین تھی۔ اور زمین بھی بڑی اچھی تھی۔ لیکن آدمی جاہل تھا۔ ایک دن وہ کہنے لگا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سرکار لائل پور اور سرگودھا میں لوگوں کو مربعے دے رہی ہے لیکن مجھے نہیں دیتی۔ حالانکہ میں نے بڑی بڑی خدمات کی ہوئی ہیں۔ اور میرے پاس سرٹیفکیٹ بھی موجود ہے۔ میں نے درخواستیں بھی دیں۔ مگر مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ میں حیران ہوں کہ جب سرکار دوسروں کو مربعے دے رہی تو مجھے کیوں نہیں دیتی۔ جبکہ میرے پاس سرٹیفکیٹ بھی موجود ہیں۔ میں نے کہا چوہدری صاحب گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جن کے پاس زمینیں ہیں ان کو وہ مربعے نہیں دیتی۔ آپ کے پاس چونکہ یہاں چار مربعہ زمین ہے اس لئے اس نے آپ کو وہاں زمین نہیں دی۔ کہنے لگا فلاں زمیندار کی بھی زمین تھی۔ مگر اسے تو مربعے مل گئے ہیں۔ میں نے کہا آپ کے پاس کیا سرٹیفکیٹ ہے میں نے کہا آپ ان میں سے کوئی اچھا سا سرٹیفکیٹ نکال کر لے آئیں۔ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ وہ گیا اور پڑچھتی پر سے ٹین کا بنا ہوا ایک لمبا سا بھبکا نکال لایا۔ اس بھبکے کے اندر سرٹیفکیٹ رکھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہ سول سرجن کا سرٹیفکیٹ تھا اور اس پر لکھا تھا کہ اس شخص نے طاعون کا ٹیکا لگوایا ہوا ہے۔ مگر وہ اسے سنبھالے پھرتا تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ نامعلوم اس سے کتنی بڑی دولت مل سکتی ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اس سے زمین کا مربعہ تو الگ رہا خالی آملہ کا مربہ بھی نہیں مل سکتا۔ کہنے لگا مجھے تو لوگوں نے بتایا تھا کہ بڑا سرٹیفکیٹ ہے۔ میں نے کہا یہ ہے تو بڑا مگر اس کے اندر یہ مضمون ہے۔ بھلا سرکار کو کیا ضرورت ہے کہ اس کے بدلے میں آپ کو مربعے دے۔

تو ہمارے ملک میں علم کی زیادتی کی کوشش نہیں کی جاتی۔ محض بے کار چیزوں کو سنبھال کر رکھ لیں گے اور خیال کریں گے یہ بڑی جائیداد ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص مجھے ملا جو اپنے گاؤں میں اچھا رئیس اور متمول شخص تھا۔ کہنے لگا میں پہلے احمدیوں کا بڑا مخالف تھا۔ مگر اب میں ان کی بڑی مدد کرتا ہوں۔ آپ کے پاس میں اس لئے آیا ہوں کہ میں دیر سے خطاب حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر ڈپٹی کمشنر مانتا نہیں۔ حالانکہ میں سرکار کی بڑی خدمت کرتا رہا ہوں۔ اور دو رجسٹر افسروں کے سرٹیفکیٹس سے بھرے ہوئے میرے پاس موجود ہیں۔ آپ اگر میری سفارش کریں تو شائد میرا کام بن جائے۔ میں نے کہا کہ مجھے اتنی فرصت نہیں کہ میں آپ کے سارے سرٹیفکیٹس دیکھ سکوں البتہ آپ مجھے اپنا کوئی تازہ سرٹیفکیٹ دکھا دیں۔ تاکہ میں بھی آپ کی خدمت کا کچھ اندازہ لگا سکوں۔ اس پر وہ ایک رجسٹر اٹھا لایا۔ میں نے اسے کھولا تو پہلے صفحے پر ہی ایک پہلے ڈپٹی کمشنر نے لکھا ہوا تھا کہ یہ بہت برا آدمی ہے ہر وقت میرے پیچھے پڑا رہتا ہے اور میں جہاں پہنچوں یہ وہیں آجاتا ہے۔ اور اس نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ میں نے ہنس کر کہا کہ آپ کو پتہ بھی ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ یہ بڑا بے ہودہ آدمی ہے میں جہاں جاتا ہوں وہاں آجاتا ہے۔ اور مجھے ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔ وہ یہ سن کر کہنے لگا۔ بڑا بے ایمان ہے میں نے تو اس کے ساتھ ایسے ایسے نیک سلوک کئے اور اس نے میرے متعلق رجسٹر میں یہ الفاظ لکھ دئے۔

تو ہمارے اندر علمی ترقی کا شوق نہیں۔ لیکن یوروپیئن لوگوں میں علم بڑھانے کا بے حد احساس پایا جاتا ہے اور وہ اس کے لئے باقاعدہ اخبارات اور رسالوں کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے ملک کے لوگوں کا ان سے مقابلہ ہی کیا ہے۔ کجا ایسا شخص جو دو تین آنے کا اخبار روزانہ خریدتا ہے اور اسے ایک دو منٹ کے اندر دیکھ کر پھینک دیتا ہے کجا ہمارا آدمی جو ریل یا بس میں سے کسی کا گرا پڑا اخبار اٹھا کر لے آتا ہے اور پھر اپنی نسلوں کے لئے سنبھال کر رکھ دیتا ہے۔ لازماً وہ شخص جو روزانہ صبح اور شام اخبار خریدتا ہے اور تازہ خبریں معلوم کرتا رہتا ہے وہ اپنے علم میں دوسروں سے بہت آگے ہو گا۔ اگر ایک اخبار کی قیمت ایک آنہ بھی سمجھی جائے گو آج کل دو دو چار چار آنے پر بھی پرچہ ملتا ہے تو دو اخباروں پر دو آنے خرچ ہوں گے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کم از کم چار روپے ماہوار ایک شخص کو خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اور اگر تین تین آنے قیمت ہو تو بارہ روپے ماہوار خرچ ہو گا۔ جو وہاں ہر شخص برداشت کرتا ہے لیکن ہمارے ملک میں اخبارات اور رسائل پڑھنے کا شوق بہت کم ہے۔ الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے لیکن اس کی اشاعت بھی ابھی دو ہزار ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت بہت بڑھ چکی ہے۔ اگر جماعت کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے پانچ فی صد بھی اخبار کی اشاعت ہوتی تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہئے تھا۔ اور صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہئیں تھے۔ مگر الفضل کا خطبہ نمبر چوبیس سو چھپتا ہے۔ اور یہ تعداد بھی بڑا زور مارنے کے بعد ہوئی ہے ورنہ پہلے تو بہت ہی بد تر حالت تھی۔ صرف گیارہ بارہ سو اخبار چھپتا تھا۔ میں نے زور دیا تو چھبیس سو تک اس کی خریداری پہنچ گئی۔ لیکن پارٹیشن کے بعد چونکہ میں نے ذاتی طور پر اس کی اشاعت میں دلچسپی نہیں اس لئے پھر اس کی خریداری بیس سو تک آگئی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جماعت توجہ کرے تو چار پانچ ہزار تک اس کی بکری ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں الفضل کا حجم بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھئے

○ 15 جنوری 1901ء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ریویو آف ریلیجنز کے اجرا کا اعلان فرمایا۔

○ 23 فروری کو اعجاز...... کی اشاعت۔

○ 5 مارچ کو حضرت صاحب نے دعوت دی کہ فریقین آپس میں ایک دوسرے کی عزت پر حملہ نہ کریں اور تہذیب اور شائستگی سے پیش آئیں۔

○ 17 مارچ حضرت صاحب نے اشتہار کے ذریعے پھر طاعون سے ہوشیار کیا۔

○ وسط سال میں کابل میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب راہ حق میں قربان ہو گئے۔

○ اگست۔ اشاعت خطبہ........

○ 6 ستمبر اشتہار بعنوان مفید الاخبار جس میں حضرت صاحب نے اپنی کتب کے امتحان لینے کی تحریک فرمائی۔

○ 3۔ اکتوبر امیر کابل عبدالرحمان فالج سے فوت ہو گئے۔

○ 5۔ نومبر اشاعت ایک غلطی کا ازالہ

○ 17 نومبر برطانوی سیاح ڈکسن قادیان آئے۔

○ 20 نومبر حضرت صاحب کی نظم فونوگراف میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ریکارڈ کی "آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے"

○ 30 نومبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔

○ 26 دسمبر لکھنؤ کے نواب عماد الملک فتح نواز جنگ مولوی سید مہدی حسین صاحب قادیان میں تشریف لائے اور قبول حق۔ اس سال حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور حضرت ڈاکٹر سید

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیرالدین احمد سابق مربی ناروے

الفضل 8 جنوری 1980ء

ناروئیجن زبان

ملک ناروے میں بولی جانے والی زبان کا نام ناروئیجن ہے۔ یہ پرانی جرمن زبانوں میں سے ہے اور سکنڈے نیوین زبانوں کے بہت قریب ہے۔ پڑھے لکھے ناروے سویڈن اور ڈنمارک لوگ ایک دوسرے کی زبان بغیر وقت کے سمجھ لیتے ہیں۔ جرمن زبانوں میں سے سکنڈے نیوین زبان انگریزی اور ڈچ کے بہت قریب ہے۔ جو قبائل انگلینڈ میں انگریزی زبان لے کر آئے وہ ملک جرمنی کے ان شمالی علاقوں سے آئے تھے جو کہ ڈنمارک کی سرحد پر واقع ہیں۔

آجکل بھی ایک انگریز ماڈرن ناروئیجن زبان سیکھنے میں زیادہ دقت محسوس نہیں کرتا۔ ناروئیجن زبان کی گرامر بڑی آسان ہے۔ انگریزی اور ناروئیجن زبانیں ایک ہی وقت اور ایک ہی جیسے حالات میں ترقی پذیر ہوئی ہیں مگر ناروے میں بولنے اور لکھنے والے الفاظ کا استعمال بڑی مشکل سے مقرر کیا گیا جو کہ دوسری یورپین زبانوں میں پایا نہیں جاتا۔ اس مشکل کو سمجھنے کے لئے ناروے زبان کی تاریخ کا علم ہونا چاہئے۔

وائیکنگ زمانہ انگلستان سے لاطینی حروف ابجد اور ادب ناروے لایا۔ پرانی ناروئیجن جو کہ ناروے اور آئس لینڈ کی دفتری زبان تھی بولی جانے والی زبان سے ازمنہ وسطیٰ میں زیادہ سے زیادہ مختلف ہوتی گئی۔ اس لئے اسے تحریر کے ذریعہ محفوظ رکھنا پڑا۔

1319ء میں ناروئیجن بادشاہت کا چراغ گل ہوگیا اور ایک سویڈش بادشاہ ناروے کا تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ پھر صدی کے آخر میں ناروے کا اتحاد ایک بادشاہ کے ماتحت ڈنمارک سے ہوگیا اور یہ اتحاد 1814ء تک قائم رہا۔ اس دوران ملک ناروے کئی مشکلات سے گزرا۔ مثلاً بلیک بیتھ بیماری کا حملہ اور جرمن حملہ جس نے ملک کو خاصا لوٹا۔

ناروے کی ادبی زندگی مرجھاگئی کثیر تعداد میں جرمن زبان کے الفاظ سکنڈے نیوین زبانوں سویڈش' ڈینش اور ناروئیجن میں شامل ہوگئے۔ بولی جانے والی زبان ڈینش' سویڈش اور انگلش کی طرح ترقی کر گئی پرانی ادبی زبان اور بولی جانے والی اس زبان میں اتنا زیادہ فرق پیدا ہوگیا کہ سولویں صدی کے ناروئیجن لوگوں کے لئے پرانی زبان کا سمجھنا ناقابل فہم ہوگیا۔ ملک میں مضبوط مرکز نہ تھا جس کی زبان اپنا اثر رکھتی۔ کچھ عجیب نہیں کہ ڈینش جو کہ ناروئیجن سے زیادہ مختلف نہ تھی ناروے کی تحریری زبان بن جاتی کیونکہ بادشاہ اور مرکزی انتظامیہ کوپن ہیگن ڈنمارک میں تھے اور ڈنمارک اس وقت ناروے سے امیر تر اور زیادہ آبادی والا علاقہ تھا۔

مارٹن لوتھر کی تحریک کے بعد ناروے میں دوبارہ ادبی لہر آگئی ناروئیجن مصنف ڈینش میں لکھتے مگر کثرت سے ناروئیجن کے الفاظ اور تراکیب استعمال کرتے تھے۔ تاہم ڈینش ناروے کی بولی نہ بن سکی۔ ڈنمارک میں پیدا ہونے والے افسران جو کہ خاصی تعداد میں تھے وہ ڈینش بولتے تھے۔ مگر ان کے بچے ناروئیجن استعمال کرتے تھے اٹھارویں صدی کے شروع میں جنوب مشرق میں ایک ایسی مشترکہ زبان ابھری جو ترقی کر سکتی تھی۔ اسی میں سے ناروے کی موجودہ دو زبانوں میں سے ایک نکلی جسے سرکاری زبان کہہ سکتے ہیں۔

جنوب مشرقی علاقے کی زبان تین اقسام پر مشتمل تھی۔ مذہبی تقریبات مثلاً چرچ وغیرہ میں اکیلی ڈینش زبان استعمال ہوتی تھی یہ ناروئیجن طرز تکلم پر بولی جاتی اور ناروئیجن زبان کی گرامر۔ محاورات اور الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے۔ عام لوگ ایک مقامی زبان بولتے جس میں مذہبی زبان کی نسبت ناروئیجن الفاظ زیادہ ہوتے مگر دونوں زبانوں میں فرق کرنا مشکل تھا۔

جب ناروے اور ڈنمارک الگ الگ ہوئے تو سکول میں ترقی کی وجہ سے تھوڑے وقت کے لئے ڈینش زبان کا استعمال زیادہ ہوگیا کیونکہ سکول ڈینش گرامر استعمال کرتے تھے مگر جلد ہی ردعمل کا اظہار ہونے لگا۔ شعراء اور نثرنگاروں نے زیادہ سے زیادہ زبان کو ناروئیجن کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں اصلی اور سادہ ناروئیجن فروغ پانے لگی۔

بعض لوگ ناروئیجن زبان کی آہستہ ترقی پر قانع نہ تھے۔ ناروے کے مشہور زبان دان اور مصنف ایوار آس نے وسط صدی میں مکمل ادبی ناروئیجن زبان کا استعمال کیا۔ اور اسے ملکی زبان کا نام دیا یعنی Landsmoal (لانڈز مول) 1880ء میں اس زبان کو سرکاری حمایت بھی حاصل ہوگئی اور اکثر مصنفین نے اس کو اپنا لیا مذہبی زبان اور عام زبان نے مل کر ایک نئی زبان کو جنم دیا جس پر ناروئیجن کا رنگ زیادہ چڑھایا گیا۔ 1890ء میں ملک میں دو زبانیں رواج پا گئیں۔

Riksmoal یعنی سرکاری زبان اور Bok Moal یعنی تحریری زبان جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہیں اور ترقی کرتی رہیں۔

موجودہ وقت میں دونوں زبانیں استعمال ہوتی ہیں اور دونوں کا درجہ برابر ہے سکول میں طلباء کو دونوں زبانیں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہیں۔ ملکی زبان زیادہ تر مغربی اور وسطی علاقہ میں بولی جاتی ہے اور سرکاری زبان شمالی اور جنوب مشرقی علاقہ میں دونوں زبانوں میں خاصا لٹریچر موجود ہے۔ تاہم جنوب مشرقی علاقے میں بولی جانے والی زبان یعنی Riksmoal یا سرکاری زبان کا سارے ملک پر مضبوط اثر ہے کیونکہ یہ نہ صرف دارالخلافہ میں بولی جاتی ہے بلکہ ملک کا امیر اور زیادہ آبادی والا علاقہ بھی یہی زبان استعمال کرتا ہے۔ ملک کے بڑے بڑے اخبار بھی یہی زبان

باقی صفحہ 7 پر

تقسیم برِّصغیر

محمد اسماعیل غازی اپنی کتاب "میں نے مقبوضہ کشمیر میں کیا دیکھا" میں کہتے ہیں:۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ ہندوؤں نے برصغیر کی تقسیم کو دل سے قبول نہیں کیا۔ وہ برملا کہتے اور لکھتے رہے کہ پاکستان اگر بن بھی گیا تو یہ لنگڑا (Truncated) ہو گا۔ اور تقسیم کو اصولی طور پر مان کر بعد میں اس کا گلا گھونٹ کر (Strangulate) اسے بے دست وپا کر دیں گے۔

اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہندو کانگریس کا عزم یہ تھا کہ کشمیر کے شمال کے اوڑی سیکٹر کی جانب سے آگے بڑھتے ہوئے مظفر آباد کو وہ روند ڈالیں گے۔ اور پھر براستہ ایبٹ آباد آگے بڑھ کر مغربی پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے نوزائدہ مملکت پاکستان کا گلہ بآسانی گھونٹ دیں گے۔ چنانچہ شمال مغربی سرحدی صوبے کو قابو میں لانے کے لئے انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے وہاں ریفرینڈم بھی کروا ڈالا۔

ہندوستان کی تقسیم سے قبل اس صوبے میں ڈاکٹر خان صاحب کی کانگریسی وزارت تھی وہ تو اللہ کا کرم ہوا سرحد کے غیور مسلمانوں نے اس خطرے کو بروقت بھانپ لیا اور ریفرینڈم میں بہت بڑی اکثریت نے پاکستان کے حق میں ووٹ ڈال کر کانگریس کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دئے۔ خان عبدالقیوم خان' پیر صاحب مانکی شریف اور دیگر اکابرین قوم نے اس مہم میں اہم رول ادا کیا۔

صوبہ سرحد تو ایک طرف رہا۔ کانگریس نے خان آف قلات پر ڈورے ڈالے اور اس کے علاوہ ریاست بہاولپور کو پاکستان کی بجائے بھارت میں شامل کروانے کی کوششیں بھی کیں۔ لیکن ان کے ناپاک عزائم اور گھناؤنی چالوں کو مسلمانوں کی غیرت' ملی یکجہتی اور قائداعظم کی فراست نے پنپنے کا موقعہ نہ دیا۔ بھارت نے افغانستان کے ظاہر شاہ سے بھی ملی بھگت کی اور وہ بھی پشاور پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھتا رہا۔ اور وہ واحد اسلامی ملک تھا جس نے یو۔ این۔ او۔ میں پاکستان کی شمولیت کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ (اگلے صفحہ پر پاکستان وہند کے نقشے پر نظر ڈالیں) تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس دور میں ہندوستان کے مسلمان کس قدر مشکل صورت حال سے دوچار تھے اور ان صبر آزما اور کٹھن حالات میں وہ قائداعظم کی قیادت میں کس بہادری سے جو کھی لڑائی لڑ رہے تھے دشمن ادھار کھائے بیٹھا تھا کہ پاکستان بننے نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر بن بھی گیا تو اسے چلنے نہیں دیا جائے گا۔ اس لڑائی کو کس بلند حوصلگی اور قوت ایمانی سے لڑا جا رہا تھا اس میں کامیابی کا راز مسلمانوں کی من حیث القوم یکجہتی ہی تو تھی۔ جس سے باطل قوتیں ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔ ان کے ناپاک ارادے خاک میں مل گئے اور ناکامی اور نامرادی ان کا مقدر بن گئی۔ اس طرح نہ صرف تحصیل پٹھانکوٹ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی بلکہ مسلم اکثریت کی دوسری دو تحصیلیں زیرہ اور فیروز پور بھی ہمارے ہاتھ نہیں آئیں۔ ضلع گورداسپور میں چار تحصیلیں شامل تھیں۔ بٹالہ گورداسپور پٹھانکوٹ اور شکر گڑھ۔ بٹالہ گورداسپور اور شکر گڑھ کی تحصیلوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور پٹھانکوٹ کی تحصیل میں غیر مسلموں کی۔ پٹھانکوٹ کی تحصیل ہندوستان کو دے کر بٹالہ اور گورداسپور کی دوسری دو تحصیلیں بھی ملحق اور مسلسل کے قاعدے کے تحت اس کے حوالے کر دی گئیں۔ اور صرف شکر گڑھ کی تحصیل پاکستان میں شامل کرنے کا اعلان کیا گیا۔ مسلم لیگ کی طرف سے ضلع کی بجائے تحصیل کو یونٹ قرار دے کر پٹھانکوٹ کی تحصیل سے تو ہاتھ دھونے ہی پڑے تھے اس کے ساتھ زیرہ اور فیروز پور کی مسلم اکثریت کی دو تحصیلیں بھی ہاتھ سے نکل گئیں۔ بٹالہ اور پٹھانکوٹ کی دو تحصیلیں اس قاعدے کے تحت ہندوستان کے ہاتھ لگیں کہ مسلم آبادی سے ملحقہ اکثریتی علاقے پاکستان کی طرف آئیں گے اور ہندو سکھ آبادی کے ملحق اکثریتی علاقے ہندوستان کو مل جائیں گے۔ پٹھانکوٹ جو غیر مسلم اکثریت کا علاقہ تھا وہ ہندوستان کو دے دیا گیا۔ جب یہ ہندوستان کو مل گیا اس سے ملحق علاقے یعنی بٹالہ اور گورداسپور متصل اور مسلسل کے قاعدہ کے تحت بھارت کے حوالے کر دئے گئے۔

صاف ظاہر ہے کہ تقسیم کا جو کلیہ ریڈ کلف نے خود بنایا تھا کانگریس اور پنڈت نہرو کی ملی بھگت سے وہ اس سے منحرف ہو گیا۔ اگر پٹھانکوٹ کی تحصیل غیر مسلم اکثریت مسلمان ہونے کی وجہ سے ہندوستان کو دے دی گئی تو اسی کلیہ کے تحت اسے زیرہ اور فیروز پور کی دونوں مسلم اکثریت تحصیلیں پاکستان کے حوالے کرنا چاہئیں تھیں۔ لیکن اس نے ایسا نہ کر کے انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔

اس سے یہ حقیقت بھی منکشف ہوتی ہے کہ انگریز کی تقسیم نے منصوبے کا جو ایوارڈ دیا وہ پنڈت نہرو اور کانگریس کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد دیا تھا اور جو تھوڑی بہت کسر اس میں باقی رہ گئی تھی وہ اس نے بعد میں پنڈت نہرو کی مرضی کے مطابق پوری کر دی۔ اسے دلائل و براہین اور حق و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی چنداں پرواہ نہ تھی۔ وسعت' کثرت آبادی' اور بے پناہ وسائل رکھنے سے ہندوستان کو جو فوقیت حاصل تھی اس بناء پر انگریز کسی قیمت پر بھی اسے ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفٰے تبسم

اخلاقی تعلیم

ویمبلے کانفرنس 1924ء لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے جو مضامین پڑھے گئے۔ ان میں حضرت صاحب نے اخلاقی تعلیمات کے بارے میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات بیان فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

"کوئی مذہب کامل ہونے کا مدعی نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ انسانی اخلاق کے متعلق وہ اپنے اندر مفصل ہدایات نہ رکھے۔ اس لئے اگرچہ اخلاق روحانیت کا حصہ نہیں تاہم روحانیت کا وہ پہلا قدم ہیں۔ اور کامل اخلاق کے بغیر انسان کامل روحانی ترقی نہیں کر سکتا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اخلاق کے متعلق حیرت انگیز اصول قائم کئے ہیں۔

پہلا اصل اخلاق کی تعریف سے متعلق ہے۔ آپ پہلے شخص تھے جنہوں نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اخلاقی اوصاف کی حقیقت میں ایک غلطی کی گئی ہے۔ جو انسان کو ایک خطرناک غلط فہمی کی طرف لے گئی ہے۔ اور جو مذہبی کتب میں طویل لیکن بے سود بحثوں کی موجب ہے۔ لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے رہے۔ کہ حیوانیت اور اخلاق کے درمیان ایک وسطی حالت بھی ہے۔ حیوانیت انسان کی اس حالت کا نام ہے۔ جس میں وہ بوجہ ناقص تربیت۔ مرض۔ عادت۔ لاعلمی۔ یا بدمزاجی کے خالص نفسانی خواہشات کے ماتحت ذاتی اغراض کے لئے عمل پیرا ہوتا ہے۔ اور دوسروں کے احساسات کا اسے کچھ خیال نہیں ہوتا۔ لیکن یہ انسان کی طبعی حالت نہیں۔ کیونکہ انسان کو بہت سے طبعی احساسات بخشے گئے ہیں۔ جو اسے دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ اور جن کو لوگ غلطی سے اعلیٰ اخلاق خیال کرتے ہیں۔ مثلاً دوسرے لوگوں کو مصیبت میں پاکر ایک شخص طبعاً درد محسوس کرتا ہے۔ اور ہمدردانہ سلوک کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کو متمدن پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ جذبات ایک سوسائٹی کے جزو کے لئے ضروریات میں سے ہیں۔ محبت اور نفرت ہردو یکساں طبعی احساسات ہیں۔ اور اس لئے ان میں کسی کو بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ اچھا ہے۔ اور یہ بُرا۔ کیونکہ اگر ان میں سے ایک کو اچھا کہیں اور دوسرے کو بُرا۔ تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ خدا نے بدی ہماری فطرت میں جبلی طور پر رکھ دی ہے۔ علاوہ بریں ہمارا تجربہ اس قاعدہ کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ بعض چیزوں مثلاً ظلم یا بدکاری کے خلاف جذبات نفرت ایک بڑی قابل تعریف بات ہے۔ لیکن اگر ہر ایک جذبۂ نفرت کو بدی تصور کر لیا جائے۔ تو بدی سے نفرت کرنا بجائے خود ایک گناہ ہو جائے گا۔ اور یہ صریح بیہودگی ہے۔ اس لئے (حضرت بانی سلسلہ) نے بیان کیا۔ کہ مذہب کا پیرؤوں کو صرف مہربانی کرنے یا محبت کرنے۔ یا احسان کرنے یا فضول خرچی سے پرہیز کرنے کی ترغیب دینا تو ہمارے طبعی جذبات کو محض گن دینا ہے۔ اور یہ کسی قسم کی اخلاقی ہدایت نہیں کہلا سکتی۔ صرف وہی مذہب اخلاقی ہدایت دینے کا مدعی ہو سکتا ہے۔ جو ایسے قوانین بتائے۔ جن سے طبعی جذبات کے استعمال پر پورا اختیار حاصل ہو سکے۔ یا یوں کہو کہ بعض طبعی جذبات کو استعمال میں لانے۔ اور بعض کو دبالینے کو اخلاق نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ مناسب موقعہ پر تمام طبعی جذبات کا ارادۃً اور قصداً" استعمال اور نامناسب موقعہ پر ان کا دبالینا اصل میں اخلاق ہیں۔

دوسرا اصل جو آپ نے کسی مذہب کی اخلاقی تعلیم کے متعلق رکھا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہر ایک اخلاقی قوت کے استعمال کے لئے مناسب موقعہ بتا دینے کے علاوہ مذہب کو بُرے اور اچھے اخلاق کے مختلف مدارج کی تشریح کرنی چاہئے۔ جو کہ ہر طبعی جذبہ کے مناسب یا غیر مناسب استعمال کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرنے کو چھوڑتا ہے۔ تو بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ یا وہ ایسے رستوں پر گامزن ہوں گے۔ جو انہیں کبھی بھی مقصد کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ ان کی مثال اس طالب علم کی سی ہوگی۔ جو اس خواہش سے کہ انگریزی زبان آجائے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کو حفظ کرنے لگ جائے۔

تیسرا اصل جو آپ نے رکھا یہ تھا کہ مذہب کو ان وجوہ کی تشریح کرنی چاہئے۔ جن پر اس کے احکام اخلاق کی بنا ہے کیونکہ بغیر ان کے سمجھنے کے ایک شخص اس ذوق کو اپنے اندر محسوس نہیں کرے گا۔ جو اعلیٰ اخلاقی حالت کے حصول کے لئے اس کو ضروری کوشش قائم رکھنے میں درکار ہے۔

چوتھی بات جو آپ نے قائم کی یہ تھی۔ کہ مذہب کے لئے نیکی اور بدی کے منبع کا علم دینا ضروری ہے۔ اور لوگوں کو یہ سکھانا چاہئے۔ کہ بدی کی طرف میلان کی راہوں کو کیسے بند کر دیا جائے اور کس طرح نیکی کی راہوں کو کھولا جائے۔ کیونکہ بدی نہیں نابود ہو سکتی جب تک کہ بدی کے میلان کو نابود نہ کیا جائے اور اس وقت تک کہ مذہب اپنی اخلاقی تعلیم کے پہلو کے متعلق تفصیل نہیں کرتا۔ نامکمل رہے گا۔ محض قواعد کا مجملاً" بیان کچھ امداد نہیں دے سکتا۔ جب تک ان کا عملی استعمال بیان نہ کیا جائے (حضرت بانی سلسلہ) نے اخلاقی تعلیم کے متعلق یہ قواعد نہ صرف قائم کر دیئے۔ بلکہ آپ نے تفصیل سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ (کلام الٰہی) انسان کی اخلاقی نشوونما کی ان تمام صورتوں کی توضیح کرتا ہے اور اس طرح یہ ثابت کر دیا کہ (دین حق) ہی صرف انسان کا صحیح اخلاقی راہنما ہے۔

کامل مذہب کا ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ وہ ایسے اصول بتائے۔ جو انسان کی زندگی کے تمدّنی شعبوں کی تنظیم کریں۔ اور جن پر عمل پیرا ہونے سے انتظام ملک اور تہذیب پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ اور تمام دنیا میں امن و انتظام قائم ہو جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے (دین حق) کی تعلیم کے اس شعبہ کو بھی بیان کیا۔ اور اس میں سے دنیا کے لئے وہ حیرت انگیز صداقتیں ظاہر کر دیں۔ جو اس میں چھپی ہوئی تھیں۔ اور اس تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں تھیں ان کی تصحیح کر دی۔

(دین حق) بادشاہ اور رعایا کے حقوق و فرائض۔ انصاف کی آزادی۔ انسان کے حقوق کا احترام آقا اور نوکر کے تعلق اور ان کے جھگڑوں کا فیصلہ ایک (دینی) شہری کے فرائض۔ غرباء کے حقوق اور مختلف مذاہب اور مختلف قوموں کے آپس میں تعلقات کی نسبت بڑی تفصیل سے بحث کرتا ہے۔

باشاہ اور رعایا کے تعلق کی بابت (حضرت بانی سلسلہ) نے بیان کیا۔ کہ (1) گورنمنٹ پبلک کی خادم ہوتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ اپنے آپ کو ایسا ہی خیال کرنا چاہئے۔ آپ (ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے) خود روحانی حکومت کے مالک تھے۔ اور آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ "میرے واسطے کرسی مت رکھو کیونکہ میں تو خدمت کے لئے کھڑا کیا گیا ہوں"

ان چند الفاظ میں آپ نے حکومت کے دو بڑے اصولوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ وہ جو حکومت کرنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ وہ پبلک کے خادم ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ اپنے فرض کی بجاآوری میں ان پر لازم ہے کہ وہ اپنا آرام قربان کر دیں۔ اور اپنا تمام وقت رعایا کی خدمت میں صرف کر دیں۔ آپ یہ عربی ضرب المثل عموماً فرمایا کرتے تھے کہ "قوم کا امیر قوم کا خادم ہوتا ہے" یعنی یہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے آرام کو قربان کرکے دوسروں کے آرام کے لئے ذرائع بہم پہنچائے۔

(2) جیسا کہ (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ ملک کا طرز حکومت ضروری ہے کہ رعایا کے مشورہ سے چلایا جائے۔ (حضرت بانی سلسلہ) تمام امور میں اپنے پیروؤں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اپنی رائے دینے کی خوشی سے اجازت ہوتی تھی۔ گو بعض اوقات آپ ان سے اختلاف رکھتے تھے۔ یہ اس لئے کہ آپ کے پیرو مشورہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس طرح آپ (ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے) نے صحیح جمہوریت کی روح کو تازہ کیا جس کو دنیا میں سب سے پہلے پیش کرنے والا (دین حق) تھا۔

(3) آپ نے بتایا کہ حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے قومی جھگڑوں کا ثالث ہو کر فیصلہ کرے۔ جن کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اور وہ امن عامہ میں خلل انداز ہوں۔ آپ اکثر قومی فسادات کی طرف گورنمنٹ کو متوجہ فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ نے ان کو فرو کرنے اور امن عامہ اور ضبط برقرار رکھنے کی غرض سے گورنمنٹ کو ثالثوں کے ذریعے جھگڑے کے امور کو بحث میں لاکر فیصلہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ لیکن آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کبھی بھی ضمیر کی آزادی یا لوگوں کے حقوق میں کسی قسم کی دخل اندازی پسند نہیں فرماتے تھے۔ واقعہ میں (دین حق) افراد کے حقوق کا اس حد تک احترام کرتا ہے۔ کہ حکومت کو حکم دیتا ہے کہ ایک مزدور کو اس کے کام کی پوری پوری اجرت دینا اس پر فرض ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی مزید فرماتے ہیں۔

"جہاں ایک طرف (حضرت بانی سلسلہ) نے غرباء کے حقوق پر خاص زور دیا۔ اور تعلیم دی کہ ہمیں ان کو اپنے بھائی خیال کرنا چاہئے۔ دوسری طرف آپ نے یہ بھی سکھایا۔ کہ ایک آدمی کو اپنے آپ کو اس سے محروم نہیں کر دینا چاہئے۔ جو اس نے اپنے قویٰ کو استعمال کرکے حاصل کیا۔ آپ (ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے) سمجھتے تھے کہ مقابلہ کی روح جو کہ لیاقتوں اور قابلیتوں میں اختلاف کا نتیجہ ہے۔ دنیا کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ لیکن دوسری طرف امراء پر واجب قرار دیا۔ کہ وہ ایک خاص حصہ اپنے اموال کا جو کہ (دین حق) نے مقرر کر دیا ہے۔ حکومت کے سپرد کریں جسے حکومت غرباء کی بہبودی میں صرف کرے۔ اور انہیں اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کی بجائے فاضلہ روپیہ ایسے کاموں میں لگانا چاہئے۔ جو عوام کے لئے نفع رساں ہوں۔ یا یوں کہو ان کو اس سرور کے مقابلہ میں جو دولت کے اکٹھا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔ اس سرور کو ترجیح دینی چاہئے جو اس کو بانٹ دینے سے حاصل ہو۔ اس لحاظ سے (دین حق) کی تعلیم بے نظیر ہے۔ (دین حق) پرائیویٹ ملکیت مال کے حصول کا حامی ہے۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ کوئی شخص بغیر ان سرچشموں کی امداد کے جو تمام انسانوں کی یکساں ملکیت ہیں امیر نہیں ہو سکتا۔ اور اس واسطے (دین حق) صاف طور پر حکم دیتا ہے۔ کہ امراء کی دولت کا ایک خاص حصہ علیحدہ کر لیا جائے اور وہ حکومت کی معرفت غرباء کی بہبودی کے لئے بطور اس امداد کے معاوضے کے مقرر ہو جائے۔ جو تمام ایسے منبعوں سے حاصل کی گئی تھی۔ (دین حق) حکومت کا یہ فرض قرار دیتا ہے کہ وہ غرباء کو ان کی ضروریات زندگی اور ذرائع تعلیم بہم پہنچائے۔

ملکوں کے باہمی تعلقات کے متعلق آپ (ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے) نے بیان کیا۔ کہ وہ کبھی اطمینان بخش بنا پر قائم نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اقوام اور حکومتیں بھی ایسے ہی اخلاق کی پابند ہیں۔ جیسے کہ افراد۔ واقعہ میں قومی فسادوں کی کثرت اس تمام غلط اصول کا نتیجہ ہے۔ کہ حکومتوں کو ان اخلاق پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو کہ ایک فرد کے لئے ضروری ہیں۔

دنیا کے امن کے لئے آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس کو بھی ضروری خیال فرماتے تھے۔ کہ ہر ایک حکومت کی رعایا اپنی حکومت سے تعاون کرے۔ لوگوں کو اپنے حقوق کے مطالبہ یا ان کی حفاظت کے لئے تدابیر کرنے کے خلاف کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایسا کرنے میں انہیں ایسی روش اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ جو امن عامہ میں نقص پیدا کرنے والی ہو۔

پھر آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) یہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین پاکستان تعلقات

چین کے صدر جیانگ زی من جو گزشتہ دنوں پاکستان کے دورے پر تھے نے کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی کئی مراحل سے گزر کر اپنے آپ کو پکی ثابت کر چکی ہے انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ گزشتہ عشرہ میں دنیا میں کئی تبدیلیاں آئی ہیں لیکن چین پاکستان دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دوستی پہلے سے زیادہ مستحکم ہوئی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ چین کی حکومت اور وہاں کے عوام یہ فیصلے کر چکے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اور عوام کے ساتھ شانہ بشانہ چلیں اور اسی کیفیت میں وہ 21 ویں صدی میں داخل ہوں گے۔ چینی صدر نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ گلستان فاطمہ میں ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ صدر فاروق لغاری نے بھی انہیں جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہر مرحلے پر چین نے ہمارے ساتھ دوستی نبھائی ہے۔ صدر چین نے ان ایام کو یاد کیا جب وہ 1976ء میں پاکستان میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور اب بہت زیادہ بدل چکا ہے۔ لیکن ابھی تک انہیں پرانی یادیں بڑا لطف دیتی ہیں چونکہ ہم نے آپس میں کئی دوستانہ اقدامات کئے ہیں خاص طور پر پنجاب کے ساتھ ہمارے تعلقات بڑھتے رہے۔

OOO

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا تقرر

آج کل بطروس غالی کی جگہ کسی اور شخص کی تقرری کے لئے بڑی بھاگ دوڑ ہو رہی ہے۔ امریکہ پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ وہ بطروس غالی کی حمایت نہیں کرے گا۔ اب پتہ چلا ہے کہ افریقی گروپ نے بھی بطروس غالی کی حمایت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ عام طور پر اسی خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ بطروس غالی کے وقت میں اقوام متحدہ کا خزانہ خالی رہا حتیٰ کہ ایسا وقت بھی آیا کہ ملازموں کو تنخواہ دینی مشکل ہو گئی ان کے متعلق اس خیال کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ جس طرح اقوام متحدہ کے ذریعے دنیا میں امن کا قیام ہونا چاہئے اس طرح بطروس غالی نہ کر سکے۔

حقیقت کیا ہے کہ اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر سب سے بڑے اور سب سے زیادہ مضبوط ملک امریکہ نے حمایت سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اور سب سے زیادہ غریب ممالک یعنی افریقہ کے ممالک نے بھی کہا ہے کہ وہ بطروس غالی کی حمایت کرنے کی بجائے کسی اور کا نام تجویز کریں گے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ بطروس غالی کو ناکام سمجھا گیا ہے۔ اور جسے ناکام سمجھا جائے اسے دوسری دفعہ کم ہی موقعہ دیا جاتا ہے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30910 میں عبدالعزیز تبسم ولد عبدالغفور صاحب قوم گجر پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منظور کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز تبسم F-28/14 علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 افتخار احمد تقی F/14 علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر2 اعجاز احمد A-236-H گلی نمبر16 منظور کالونی پنجاب روڈ کراچی۔

مسل نمبر 30911 میں مدثر احمد ولد سردار احمد پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت 1992ء ساکن رحمٰن کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مدثر احمد ساکن B-8 گلی نمبر10 رحمٰن کالونی سیکٹر جی کراچی نمبر44 گواہ شد نمبر1 سید محمود احمد شاہ منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر2 ملک محمد عتیق منظور کالونی کراچی۔

مسل نمبر 30912 میں شہزاد احمد بھٹی ولد نذیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شہزاد احمد بھٹی مکان نمبر 2004 اعظم ٹاؤن محمود آباد کراچی گواہ شد نمبر1 سید محمود احمد شاہ منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر2 افتخار احمد تقی مسل نمبر 30913۔

مسل نمبر 309013 میں افتخار احمد تقی ولد خواجہ نسیم الدین قوم خواجہ پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منظور کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار احمد تقی F-14/7 علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 ملک محمد رفیق منظور کالونی کراچی گواہ شد نمبر2 آصف مقبول منظور کالونی کراچی۔

مسل نمبر 30914 میں شکیل احمد قریشی ولد محمد شفیع قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علمی و ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع غریب آباد کنری سندھ کا 3/34 حصہ مالیتی -/8824 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شکیل احمد قریشی R-772/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر 26996۔

مسل نمبر 30915 میں عاطف محمود ولد ملک محمد ایوب مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عاطف محمود R-829 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر 26996۔

مسل نمبر 30916 میں مرزا مبارک احمد ولد مرزا محمد افضل صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا مبارک احمد R-1041/2 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر 26996۔

مسل نمبر 30917 میں سید مبارک احمد ولد سید سخاوت شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان دو منزلہ نمبر 822/8 بر قبہ 120 مربع گز عزیز آباد کراچی کا 1/4 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید مبارک احمد 822/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر 26996۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سردار نور احمد مرتضی صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ایک ہفتہ سے بوجہ سانس کی بیماری علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز شکیل احمد رضا ابن مکرم رفیق احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا گزشتہ ایک ماہ قبل موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسڈنٹ ہو گیا تھا جس سے عزیز کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ ایک اپریشن کے ذریعے ٹانگ تو جوڑ دی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک مکمل صحت یابی نہیں ہو رہی عزیز ابھی تک چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ماسٹر محمد ادریس صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر محمد صدیق سلیم صاحب)

مکرم ماسٹر محمد ادریس صاحب وغیرہ ورثاء مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب سلیم ساکن بشیر آباد ڈاک خانہ خاص براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد سندھ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 8/105 (امانت تحریک جدید ربوہ) میں جمع شدہ رقم مبلغ 3458/20 روپے مکرم غلام مصطفیٰ خان کارکن دفتر امانت تحریک جدید کو ادا کر دی جائے۔ ہم ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد ادریس صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ انیس بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ امتہ المتین صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ طاہرہ شاہین صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
9۔ محترمہ صاعقہ ثمینہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وقف جدید

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے۔

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے۔

○ وقف جدید کا مالی سال 31۔ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

○ کیا آپ اور آپ کے گھر کے تمام افراد چندہ وقف جدید ادا کر چکے ہیں۔

○ کیا چندہ وقف جدید میں آپ کے تمام اہل خانہ شامل ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

تعلق ہے۔ ہر انسان کی ہر زندگی سے خواہ وہ گلیوں میں پلنے والا بچہ ہو خواہ محلوں میں پالا پوسا جانے والا لعل ہو۔ ہر ایک سے برابر تعلق ہے۔ ہر غریب سے غریب گھر سے تعلق ہے۔ ہر امیر سے امیر گھر سے بھی تعلق ہے۔

پس غور سے سن لیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہمیں باز رہنا ہو گا۔ باز آنا پڑے گا۔ ورنہ نہ ہم جنت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا کو جنت دینے کے دعوے دار بن سکتے ہیں۔ فرمایا بد ظنی سے بچو کیونکہ بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بد ظنی ایک ایسی چیز ہے جو بسا اوقات ہمارے معاشرے میں اتنی پائی جاتی ہے کہ بد ظنی کے بعد پھر اور کہانیاں بنتی چلی جاتی ہیں اور انسان کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کیا' یوں کیا ہو گا' اور بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

ایک سلسلے میں ایک تحقیق میں نے کی۔ ایک شخص نے ایک ایسی بات کسی کے متعلق بیان کی جو میرے علم میں تھا کہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور جب میں نے جواب طلبی کی تو عجیب و غریب خط آیا کہ اس نے جو فلاں بات کی تھی اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یوں کی ہو گی اس کا اثر فلاں شخص پر جو میں نے کہا تھا پڑا ہے وہ اس لئے لکھا تھا کہ اس شخص کا میں نے اندازہ لگایا کہ جب یہ بات ایسی کی اور اس وجہ سے کی ہو گی تو جب یہ دوسرے کو پہنچی ہو گی تو اس کا یہی رد عمل ہوا ہو گا۔ اس نے کہا کہ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اب دیکھئے یہ سارا جھوٹ ہے۔ (-) یہ بدترین جھوٹ ہے۔ بناء ہی استدلال کی جھوٹ پر ہے۔ اول تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس نے کس نیت سے بات کی تھی۔ پھر یہ کیسے پتہ چلا کہ دوسرا آدمی جس کے متعلق بات کی گئی تھی اگر اس کو پہنچی بھی ہو تو وہ بھی اس ٹیڑھی سوچ کے ساتھ سوچے گا جس طرح تم نے سوچا ہے۔ اور وہی بد نتیجہ نکالے گا جو تم نے نکالا ہے۔ اور پھر نہ یہ تحقیق کی کہ اسے پہنچی بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر ایک اور تیسری منزل بنا لی کہ فلاں شخص کے متعلق میں نے سوچا کہ یہ اثر اس پر پڑا ہو گا۔ اور خلاصہ یہ نکالا کہ یہ واقعہ ہو گیا۔ ایسا بے ہودہ طریق ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کی کھلی ہوئی نصائح کو ترک کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے ہماری سوسائٹی میں رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ جو ظن ہے یہ میں بتا رہا ہوں ایسے لوگوں کا جن کے متعلق توقع ہے کہ وہ عالم دین بھی ہیں اور معاشرہ میں ایک بڑا مرتبہ اور مقام رکھتے ہیں۔ وہ بھی اس قسم کی بے ہودہ باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ 25۔ نومبر 1994ء)

بقیہ صفحہ 3

عبد الستار شاہ صاحب نے بیعت کی۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب نے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کی۔

○ جنوری 1902ء میں ریویو آف ریلیجنز کا اردو اور انگریزی میں اجراء ہوا۔

○ 5 مارچ بذریعہ اشتہار حضرت صاحب نے ماہوار جماعتی چندوں کے لئے مستقل نظام کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔

○ اپریل میں اشاعت دافع البلاء و معیار اہل الاصطفیٰ

○ 12 جون کو الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ اشاعت پذیر ہوئی سید محمد رشید رضا کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج

○ اس مہینے میں حضرت صاحب نے نزول .... تصنیف فرمائی۔

○ 23۔ اگست کو لندن کے پگٹ کی ہلاکت کی (خدائی خبر ظاہر) کی گئی۔

○ یکم ستمبر کو تحفہ گولڑویہ اشاعت پذیر ہوئی۔

○ 12 ستمبر کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح ہوا۔

○ ستمبر میں ہی ڈاکٹر ڈوئی کو مباہلے کا چیلنج اور اس کی ہلاکت کی (خدائی خبر ظاہر) کی گئی۔

○ 2۔ اکتوبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پہلا نکاح

○ 5۔ اکتوبر کو کشتی....... کی اشاعت کی گئی۔

○ 3۔ اکتوبر کو البدر ہفت روزہ کا اجراء ہوا۔ اکتوبر میں تحفہ غزنویہ کی اشاعت ہوئی اور 7 نومبر کو عدالت میں ایک گواہی کے سلسلے میں حضرت صاحب نے بٹالے کا سفر اختیار کیا۔

○ 15۔ نومبر کو اشاعت اعجاز احمدی کی گئی اور دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج دیا گیا۔

○ 27۔ نومبر کو اشاعت ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی نومبر میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب قادیان تشریف لائے۔

بقیہ صفحہ 3

اور اس کے مضمون میں بھی تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے۔

پس خالد کی یا تو خدام کو ضرورت نہیں اور اگر ضرورت ہے تو اس کی خریداری بڑھاؤ اور کم سے کم اپنے اندر یہ بیداری پیدا کرو کہ اس میں مضمون لکھا کرو۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں پندرہ بیس ہزار نوجوان ایسا ہو گا جس کی مڈل سے اوپر تعلیم ہو گی۔ اور اس قدر تعلیم رکھنے والے بھی اگر لکھنے کی کوشش کریں تو بڑا اچھا لکھ سکتے ہیں۔ بلکہ بعض مڈل پاس تو میٹرک پاس نوجوانوں سے بھی زیادہ کام کرنے والے ہوتے ہیں۔

(فرمودہ 17۔ نومبر 1954ء)

بقیہ صفحہ 4

استعمال کرتے ہیں اور ریڈیو کے ذریعے سارے ملک میں سمجھی جاتی ہے اگرچہ ملکی زبان Landsmoal بھی ریڈیو پر ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے۔

1951ء میں پارلیمنٹ نے گورنمنٹ کو زبان کے معاملہ میں مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کا ایک کام یہ بھی قرار پایا کہ دونوں زبانوں کو ایک زبان میں مدغم کرنے کی سکیم بھی تیار کرے۔ یہ کمیٹی 30۔ افراد پر مشتمل ہے۔ 15' 15 ممبر ہر زبان کے ماہرین میں سے لئے گئے ہیں۔ جن میں زبان دان مصنف صحافی اساتذہ اور ریڈیو کے نمائندے شامل ہیں۔ مختلف اوقات میں اس کمیٹی نے اپنی سفارشات پیش کیں۔ مگر ابھی تک پارلیمنٹ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پایا۔ سرکاری زبان کا مرکز اوسلو ہے اور ملکی زبان کا مرکز برگن ہے۔

بقیہ صفحہ 5

سمجھتے تھے۔ کہ تاوقتیکہ ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو سچے دل سے کسی مذہب کے معتقد ہیں۔ مذہبی اختلاف لامحالہ پیدا ہوں گے (-) موجودہ حالات کے سنوارنے کے لئے آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں۔

1۔ مختلف مذاہب کے بانیوں یا لیڈروں کو اس طریقہ سے یاد نہ کیا جائے۔ جو ان کے پیرووں کے احساسات کو صدمہ پہنچائے۔

2۔ مذہب کی (دعوت الی اللہ) میں ہر ایک مذہب کے (مربی) کو اپنے مذہب کی صرف خوبیاں بیان کرنے تک محدود رہنا چاہئے۔ اور کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرے مذاہب کے نقص بیان کر دینا کسی کے اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں۔ مذہب کی صداقت صرف اپنی خوبیوں کے ظاہر ہونے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ نہ کہ دوسرے مذاہب کے نقائص کے بیان سے۔

3۔ کسی مذہب کے پیرووں کو اپنے مذہب کی طرف ایسا مسئلہ یا تعلیم منسوب نہیں کرنی چاہئے۔ جس کا ان کے نوشتوں سے براہ راست استنباط نہیں کیا جا سکتا۔ دعویٰ اور دلیل ہر دو مذہب کو اپنی (الہامی) کتاب سے پیش کرنے چاہئیں۔ اس اصل کی سختی سے پابندی کے بغیر کسی مذہب کی خوبیوں کے متعلق صحیح فیصلہ کرنا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ ایسی قید کی غیر موجودگی میں دنیا یہ معلوم نہیں کر سکتی کہ وہ تعلیم جو کسی مذہب کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ وہ خود اس کے نوشتوں سے لی گئی ہے۔ یا وہ دوسرے مذاہب کے مطالعہ سے حاصل کر لی گئی ہے یا وہ زمانے کے موجودہ رویہ خیال سے نکال لی گئی ہے۔

4۔ مختلف مذاہب کے حامیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم کو مجمل بیان تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اس پر تجربہ کر کے وہ نتائج واضح کرنے چاہئیں۔ جو اس پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ تا لوگ فیصلہ کر سکیں کہ وہ تعلیم کسی نتیجہ پر لے جاتی ہے یا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7 - دسمبر- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ فوج اسمبلیوں کے خاتمے اور بے نظیر حکومت کی برطرفی کے حق میں نہیں تھی۔ نگران پھنس چکے ہیں ان کی خواہش ہے کہ فوج آجائے تاکہ ان کی جان چھوٹ جائے۔ لیکن فوج کہہ رہی ہے کہ وعدے پورے نہ کئے تو آپ کا بھی احتساب ہو گا۔ عبوری دور میں ایسے چہرے سامنے آئے کہ اگر فوج کا اختیار ہوتا تو یہ چہرے حکومت میں شامل نہ ہوتے۔ موجودہ نگران بھی گند میں پھنس چکے ہیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے اگر عدالت نے مردم شماری کے بعد الیکشن کرانے کا فیصلہ دیا تو ہم صدر کے احکامات کا انتظار کریں گے کہ ہمیں رہنا ہے یا جانا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قبائلی عوام کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ووٹ دینے کا حق دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس بارے میں جلد اہم اعلان کریں گے۔ ہمارے پاس ملک کو بچانے کا مینڈیٹ ہے۔ ایک احتساب ہم کر رہے ہیں دوسرا پارٹی لیڈروں سے کرایا جا رہا ہے کہ وہ ایسے امیدواروں کو ٹکٹ دیں جو عوام کے معیار پر پورے اتر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ پیپلز پارٹی الیکشن نہیں لڑے گی۔ وہ الیکشن لڑے گی اور نتائج بھی تسلیم کرے گی۔

○ نگران حکومت نے انتخابی اصلاحات کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے تحت ہر امیدوار کو یہ اقرار نامہ داخل کرنا ہو گا کہ وہ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ اور ان آرٹیکلز کے تحت نااہلی کی زد میں نہیں آتا۔ امیدوار کو یہ بھی اقرار کرنا ہو گا کہ وہ بینک کا نادہندہ نہیں۔ اس کے ذمہ کوئی ٹیکس یا بل یا سرکاری ریسٹ ہاؤس اور لاجز کا کرایہ واجب الادا نہیں۔ ہر امیدوار اپنی تعلیمی قابلیت، پیشہ انکم ٹیکس، ویلتھ ٹیکس اور ادا کردہ ٹیکسوں کا بھی حوالہ دے گا۔ یہ اقرار نامہ بھی دینا ہو گا کہ امیدوار نے یا اس کی اہلیہ یا شوہر یا زیر کفالت بچوں یا والدین یا ان کے کسی کاروباری ادارے نے کبھی قرضہ معاف نہیں کرایا۔ جو امیدوار اپیل کی آخری تاریخ سے قبل واجبات ادا کر دیں گے وہ اہل قرار پائیں گے۔ امیدوار کو یہ بھی حلف دینا ہو گا کہ امیدوار اپنی پارٹی نہیں چھوڑے گا۔ اپنی پارٹی کے سربراہ کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی عہدہ بھی نہیں لے گا۔

○ سپریم کورٹ کے ججز کیس میں فیصلہ پر صدر نے کہا ہے کہ میں فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ یاد رہے یہ فیصلہ صدر کے موقف کے خلاف ہوا ہے۔

○ ججز کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بارے میں سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس فیصلے سے پارلیمانی نظام بچ گیا ہے۔ بے نظیر کے وکیل مسٹر اقبال حیدر نے کہا کہ برطرفی کے بعد یہ پہلی خوشی ہے۔ مسٹر اقبال حیدر کو بے نظیر بھٹو نے مبارکباد دی۔ مسٹر اقبال حیدر نے کہا کہ جو صدارتی نظام لانا چاہتے تھے انہیں شکست ہوئی ہے۔ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا کہ صدر کو اس فیصلے سے مایوسی ہوئی ہوگی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر مسٹر نواز شریف نے صدر مملکت سے ملاقات کے بعد ایک ہی دن میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا انعقاد اور آئی ایم ایف سے نگران حکومت کے معاہدے قبول کر لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر سے ملاقات کے بعد ہمارے تمام خدشات دور ہو گئے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر مسٹر نواز شریف کے خلاف سات ریفرنس چیف احتساب کمشنر کو بھیج دیئے گئے۔ پہلے ایک ریفرنس بھیجا گیا تھا اب چھ مزید بھیج دیئے گئے ہیں۔ یہ ریفرنس پلاٹوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ کے بارے میں ہیں۔ یہ ریفرنس محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے صوبائی احتساب کمشنر کے حوالے کئے جنہوں نے مزید کارروائی کے لئے چیف احتساب کمشنر کے پاس بھجوا دیئے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نگران دوسرے معاملات کی بجائے انتخابات کو شفاف بنانے پر توجہ دیں۔ نگرانوں نے احتساب کے لئے جلدی میں اقدامات کئے تو ان کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے خلاف بھی ایک ریفرنس چیف احتساب کمشنر کو بھجوا دیا گیا ہے۔

○ پاکستان نے ایٹمی پروگرام پر امریکی اعتراض مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین اور پاکستان ایٹمی تعاون، توانائی کے بین الاقوامی ادارے کے تحفظات کی روشنی میں کیا جا رہا ہے جبکہ بھارت کو ملنے والا ایٹمی مواد اس عالمی ادارے کے تحت نہیں ہے مگر اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا جا رہا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ احتساب کا نعرہ فریب ہے بے نظیر دوبارہ کبھی اقتدار میں نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کریں ورنہ ہمارے لئے راستہ خالی کر دیں۔

○ آئینی ماہرین نے کہا ہے کہ نگران وزیر اعظم کی حیثیت مستقل وزیر اعظم کی سی نہیں ہوتی وہ انتخابات کے انعقاد کے لئے صدر کی معاونت کرنے کے سوا وزیر اعظم کے دیگر فرائض ادا کرنے کے مجاز نہیں۔ وہ صدر کو ججوں کی تقرری کا بھی مشورہ بھی نہیں دے سکتے۔

○ گوجرانوالہ کے بعد پاکستان نے نیوزی لینڈ کے خلاف دوسرا ون ڈے کرکٹ میچ بھی جیت لیا جو سیالکوٹ میں ہوا۔ سعید انور مین آف دی میچ رہے۔ انہوں نے 91، جبکہ ظہور الہی نے 86 اور اعجاز نے 59 رنز بنائے۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم سرخرو ہو گئے ہیں۔ شریف اور چوہدری خاندان نادہندہ نہیں ہے۔ انہوں نے انتخابی اصلاحات کے نئے آرڈی ننس کے بارے میں کہا کہ اس لوٹا کریسی اور لوٹ مار ختم ہو گی۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ تمہارے شوہر کو پھانسی دے دیں گے۔ پیپلز پارٹی کے لیڈروں کو قتل کرنے کے لئے ایم کیو ایم اور شہید بھٹو گروپ کے دہشت گرد رہا کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری اور غنویٰ بھٹو سے مفاہمت نہیں ہو سکتی۔

○ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ جن اہم سیاستدانوں کے خلاف کیس چیف احتساب کمشنر کو بھیجے گئے ہیں ان میں سابق وفاقی وزراء احمد مختار، نواز کھوکھر، انور سیف اللہ اور مسٹر شاہد حسن شامل ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے دور کے سابق وزیر اور مارشل لاء دور میں سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ ارباب جہانگیر تیسری مرتبہ پھر اے این پی میں شامل ہو گئے ہیں۔

تبدیل شدہ ٹیلی فون نمبر

دفتر ناظم جائیداد 213096
دفتر افسر جلسہ سالانہ 213047

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

"میاں بھائی"
ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ضرورت ہے • آفس کلرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو ملازم (خدمتگار)
پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون: 7932514 7932515

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟
• LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا انٹینا اور ہر سائز میں ڈش انٹینا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے با اعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس 1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ مجاب بلڈنگ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خور رشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دکان: 211584